مطبوعات

ساتھی کے نام | تالیف جناب اسعد گیلانی صاحب۔ شائع کردہ: ادارہ ادبِ اسلامی، سرگودھا۔ قیمت تین روپے۔ صفحات ۱۶۳۔

اس کتاب کے فاضل مصنف جناب اسعد گیلانی صاحب ایک صاحبِ دل ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ اقامتِ دین کی جدوجہد میں عملاً بھی کئی سال سے شریک چلے آ رہے ہیں۔ یہ خطوط انہوں نے اپنے رفقاءِ سفر کو اُن کی مختلف مقامات اور منازل پر رہنمائی کے لیے لکھے ہیں۔ ان خطوط میں ادبیت کی چاشنی کے ساتھ ساتھ عملی دشواریوں کا کامیابی سے مقابلہ کرنے کا داعیہ بھی پایا جاتا ہے۔

سیرت الاخوین | تالیف: جناب خالد گرجاکھی۔ شائع کردہ مکتبۂ نور گرجاکھ، ضلع گوجرانوالہ۔ قیمت فی جلد ۵ روپے۔ ملنے کا پتہ: سکول بک ڈپو گوجرانوالہ۔

یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں حضرت عثمان ذوالنورین اور دوسرے حصے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سیرت بیان کی گئی ہے۔ اس کتاب کی تصنیف میں مصنف نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ ملت کی ان دو بزرگ و برتر ہستیوں کے مابین نزاع کا جو تصور قائم ہو گیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ حضور سرورِ کائنات کے یہ دو جلیل القدر صحابی اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ کی تصویر تھے۔

اسلام کا نظام محاصل ترجمہ: کتاب الخراج | تالیف: قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ۔ ترجمہ: جناب محمد نجات اللہ صدیقی۔ ناشر: مکتبہ چراغِ راہ، کراچی۔ سول ایجنٹ: اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ۔ ۱۳۔ ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور

قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۵۰، ۱۲ روپے ۔ سستا ایڈیشن : ۸ روپے ۔ صفحات : ۶۳۵

قاضی ابو یوسف علیہ الرحمۃ کی مشہور تصنیف کتاب الخراج دینی احکام کا ایک نہایت قیمتی خزانہ ہے۔ اس بنا پر اس کتاب کو اسلامی ادب میں ہمیشہ ایک اساسی حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس کتاب میں اسلامی نظامِ معیشت کے صرف اصول ہی بیان نہیں کیے گئے بلکہ خلفائے راشدین کے مبارک عہد کے واقعات سے استشہاد کیا گیا ہے۔ معیشت کے علاوہ اس میں اسلام کے سیاسی احکام کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ درحقیقت یہ قابلِ قدر تصنیف اسلامی نظامِ حیات کے اجتماعی نقوش کو بڑی عمدگی سے اُبھارتی ہے۔

مکتبہ چراغِ راہ نے اسلامی تعلیمات کے اس بیش قیمت مجموعے کو اردو میں منتقل کروا کر علم اور خصوصاً علم دین کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ اس کتاب کی غیر معمولی اہمیت اور اس کے مباحث کی گہرائی اس بات کی متقاضی تھی کہ کوئی ایسا صاحبِ علم اسے اردو کے قالب میں ڈھالے جو نہ صرف عربی زبان سے اچھی طرح واقف ہو بلکہ دینی علوم اور علومِ جدیدہ کے بارے میں بھی بڑی ٹھوس معلومات رکھتا ہو۔ چنانچہ اس فرض کی انجام دہی کے لیے علی گڑھ یونیورسٹی کے شعبۂ معاشیات کے رُکن جناب نجات اللہ صدیقی صاحب کا انتخاب کیا گیا۔ فاضل مترجم نے اس کام کو جس دیدہ وری اور محنت سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے وہ ہر لحاظ سے قابلِ ستائش ہے۔ آغاز میں انہوں نے سو صفحات کا ایک مبسوط مقدمہ لکھا ہے اور آخر میں ایک جامع اشاریہ مضامین بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب سارے علمی حلقوں سے خراجِ تحسین حاصل کرے گی۔

کتاب کا معیارِ طباعت اور کتابت عمدہ ہے۔

ISLAM IN THEORY AND PRACTICE

تالیف : محترمہ مریم جمیلہ ۔ شائع کردہ : محمد یوسف خاں، سنت نگر لاہور۔ ملنے کا پتہ : مکتبۂ یوسفیہ ۲۲ ۔ لیسین سٹریٹ ، ہال روڈ، لاہور۔ صفحات ۲۹۴ ۔ قیمت دس روپے۔

محترمہ مریم جمیلہ کی یہ فاضلانہ تصنیف "اسلام نظریہ اور عمل میں" تین حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصے میں انہوں نے بڑے دلچسپ انداز میں اُن محرکات کا ذکر فرمایا ہے جن کی وجہ سے انہوں نے اپنے آبائی

مذہب کو خیر باد کہہ کر اسلام کو قبول کیا۔ پھر انہوں نے اسلامی اقدار کی روشنی میں مغربی الحاد اور لادینیت پر ایک بھرپور تنقید کی ہے اور اس کے بعد یہ بتایا ہے کہ مستشرقین اسلام کا کس طرح جان بوجھ کر نہایت غلط تصور پیش کرتے ہیں۔

دوسرے حصّے میں انہوں نے اسلامی تعلیمات پر اظہارِ خیال کیا ہے۔ یُوں تو یہ ساری بحث بڑی اچھی ہے لیکن انہوں نے مسلمان عورت کے دائرہ کار پر جو خیالات پیش کئے ہیں اُن سے اُن کے اسلام کے بارے میں صحیح نقطۂ نگاہ کی پوری طرح ترجمانی ہوتی ہے۔

تیسرے حصّے میں انہوں نے مختلف تحریکات اور دورِ جدید میں امّت کے نامور مُصلحین کے افکار کی نہایت جچے تُلے انداز میں وضاحت کی ہے اور جہاں جہاں انہوں نے کوئی غلطی محسوس کی ہے وہاں اس کی نشاندہی بھی کردی ہے۔ اس حصّے کے چند عنوانات یہ ہیں: محمد بن عبدالوہابؒ کی تحریک، سنوسی تحریک شاہ ولی اللہؒ، سیّد احمد شہیدؒ، پرنس حلیم پاشاؒ، جمال الدین افغانیؒ، سید رشید رضاؒ اور ان کی تحریک، شیخ حسن البناؒ اور الاخوان المسلمون، مولانا محمد علی جوہرؒ، علامہ اقبالؒ اور اُن کا پیغام، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اور جماعتِ اسلامی۔

یہ کتاب معلومات کے لحاظ سے قابلِ قدر ہے۔ خصوصاً ایک غیر مسلم کے لئے اس کا مطالعہ بڑا مفید ثابت ہوسکتا ہے مگر اس کتاب کا ہمارے نزدیک سب سے روشن پہلو مُصنّفہ کا اسلام کے متعلق صحیح تصور اور مغربی تہذیب اور اس کے نظریات اور عملی مظاہر کے بارے میں صحیح ردّ عمل ہے۔ اِس دَور میں جبکہ بعض بڑے بڑے اہلِ علم غالب تہذیب کے رُجحانات سے متاثر اور مرعُوب ہورہے ہیں۔ اس مادّی تہذیب کی آغوش میں جنم لینے والی اور پرورش پانے والی کسی خاتون کا دین کے مزاج کو صحیح طور پر سمجھ کر اُسے اپنانے کے لئے بھرپور کوشش کرنا اور مغرب کی ذہنی غلامی میں گرفتار لوگوں کو آزادی کی دعوت دینا، حیرت انگیز کارنامہ ہے۔

فاضل مُصنّفہ کی زبان بڑی سلیس اور رواں ہے اور وہ اپنی بات کو سلیقے کے ساتھ کہنے کی نہایت اچھی استعداد رکھتی ہیں۔ معیارِ طباعت عمدہ ہے۔ پروفوں کے پڑھنے میں البتہ پُوری احتیاط سے کام

نہیں لیا گیا جس کی وجہ سے آخر میں طویل غلط نامہ لگانا پڑا ہے۔

البلاغ (ماہنامہ) زیر سرپرستی جناب مفتی محمد شفیع صاحب۔ مدیر اعلیٰ محمد تقی عثمانی صاحب ڈاک کا پتہ۔ البلاغ، دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴۔ سالانہ چندہ چھ روپے فی پرچہ ۵۶ پیسے۔

یہ قابلِ قدر ماہنامہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی نگرانی میں کئی ماہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اور موصوف کی علمی ثقاہت کا ہر طرح آئینہ دار ہے۔ اِس دَور میں جب مغربی افکار ہر طرف سے مسلم معاشرے پر یلغار کر رہے ہیں۔ دین کے دفاع کے لیے جو بھی کوشش کی جائے وہ لائق ستائش ہے۔ خصوصاً جب یہ کوشش ایک ایسے صاحبِ علم شخصیت کی نگرانی میں ہو جن کے تفقّہ فی الدین پر پُورا بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

ہندوستان میں یہ مجلہ مولانا ظہور الحق صاحب خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون، ضلع مظفر نگر یو۔ پی، کو مبلغ چھ روپے سالانہ چندہ بھیج کر جاری کروایا جاسکتا ہے۔

تحریکِ آزادیٔ فکر، اور حضرت شاہ ولی اللہ کی تجدیدی مساعی تالیف: شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل صاحب سلفی گوجرانوالہ۔ طابع: مکتبہ نذیریہ، قصور۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ نعمانیہ، اُردو بازار، گوجرانوالہ۔ صفحات ۲۴۸۔ قیمت مجلّد ۸ روپے۔

اس کتاب کے مصنّف علمی حلقوں میں محتاجِ تعارُف نہیں۔ اس کتاب میں انہوں نے سب سے پہلے مسلکِ اہلِ حدیث کی تصریح فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے کس طرح جمود کو توڑ کر اجتہاد کے لیے راہ ہموار کی۔ شاہ صاحبؒ اُس دَور کے اہلِ حدیث اور اہل الرائے دونوں کے طرزِ عمل سے ناخوش تھے۔ ان کی رائے میں مسلک اہلِ حدیث محض ایک رسم بن کر رہ گیا تھا۔ ائمہ کے پیرووں میں استدلال اور استنباط کی بجائے تقلید اور جمود پیدا ہو چکا تھا۔ "شاہ صاحب چاہتے تھے کہ دونوں گروہ حقیقت پسندی سے کام لیں اور اہل الرائے اکابر کی بجائے کتاب و سنت کو اساس قرار دیں اور اہلِ حدیث ظاہریت سے بچ کر تفقہ سے کام لیں" ص ۴۹

کتاب کے ایک باب میں فاضل مصنف نے تحریک اہلِ حدیث کے تاریخی موقف اور اس کی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ پھر انہوں نے مسئلہ تقلید پر بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے اور اس ضمن میں بعض فقہی مسائل کی توضیح بھی کی ہے۔

جس موضوع پر مولانا نے قلم اٹھایا ہے وہ بڑا نازک ہے اور اس میں اختلاف کی گنجائش موجود ہے۔ انہوں نے اس ساری بحث میں اپنے علمی وقار کو سامنے رکھتے ہوئے سنجیدگی سے اظہارِ خیال کیا ہے اور اپنے موقف کی تائید میں دلائل پیش کیے ہیں۔ البتہ ایک باب یعنی اہل حدیث کی اقتداء میں اُن کا اندازِ بیان کہیں کہیں تلخ ہو گیا ہے۔ کتاب کی قیمت کچھ زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

تحریکِ اسلامی ایک نظر میں | تالیف: جناب اسعد گیلانی صاحب۔ شائع کردہ: ادارہ فرینڈز پبلی کیشنز، ملتان۔ صفحات ۱۹۲۔ قیمت ایک روپیہ نوے پیسے۔

جناب اسعد گیلانی صاحب رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ جماعت اسلامی پاکستان علمی اور دینی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ انہوں نے اسلام اور تحریکِ اسلامی پر متعدد کتابیں بڑے عام فہم انداز میں تحریر فرمائی ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کامیاب کوشش ہے۔ موجودہ دور میں تحریکِ اسلامی کے داعی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے تحریک کے مقاصد اور اس کے مختلف گوشوں کی وضاحت جس شرح و بسط سے کی ہے وہ کئی ہزار صفحات میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس بات کی عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ان بیش قیمت تصریحات کی تلخیص شائع کی جائے تاکہ اس تحریک سے متاثر ہونے والا شخص ابتدا ہی میں کم سے کم وقت میں اس سے اچھی طرح متعارف ہو سکے۔ یہ ضرورت تحریک کے ایک مخلص اور ذہین کارکن اور اسلامی ادب کے معروف صاحبِ قلم نے جس خوبی سے پورا کیا ہے وہ لائقِ ستائش ہے۔ اس کے مطالعہ سے آدمی تحریکِ اسلامی کے مزاج، مقصد اور منہاج سے اچھی طرح متعارف ہو جاتا ہے۔

تنویرِ معاشرہ | تالیف: جناب عبدالرشید حنیف صاحب۔ ناشر: مکتبہ تنویرِ ادب ٹوبہ ٹیک سنگھ

صفحات ۷۲ - قیمت اعلیٰ ایڈیشن ایک روپیہ پچاس پیسے - سستا ایڈیشن ایک روپیہ -

اس مختصر سی کتاب میں معاشرتی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے نُور سے منوّر کرنے کے لئے نہایت اچھی معلومات فراہم کی گئی ہیں - فاضل مصنّف نے قرآن و سنت کے ان جواہر ریزوں کو جس سلیقے سے یکجا کیا ہے وہ ان کے دینی ذوق کا ترجمان ہے - اس کتابچے میں انہوں نے اکرامِ والدین، ہمسایہ سے حسنِ سلوک، اخلاق حسنہ، ضبطِ نفس، حفظِ لسان، امر بالمعروف اور علماء، خوفِ خدا، کے متعلق اسلامی احکام کو بیان کیا ہے -

---

حمید نظامی | جناب شورش کاشمیری صاحب - ناشر مطبوعاتِ چٹان لمیٹڈ، لاہور - قیمت دو روپے ۲۵ پیسے - صفحات ۱۱۲ -

جناب شورش کاشمیری کے اندازِ سوانح نگاری کے متعلق اکتوبر ۱۹۶۷ء کے ترجمان القرآن میں عرض کیا جا چکا ہے - زیر تبصرہ کتاب اسی منفرد انداز کی ترجمانی کرتی ہے - اس میں انہوں نے حمید نظامی مرحوم کا ایک سیاسی مبصّر، ایک مشہور اخبار نویس کی حیثیت سے جائزہ لینے کی بجائے، ایک اہلِ دل انسان کی حیثیت سے ان کی زندگی کا خاکہ پیش کیا ہے - اس خاکے میں فاضل مصنّف کی مرحوم سے گہری محبت کا اظہار تو ہوتا ہی ہے مگر یہ بات بھی کھل کر سامنے آتی ہے کہ اس محبت نے کبھی اندھی عقیدت کی صورت اختیار نہ کی اور جناب شورش اُن کی خوبیوں کے پُوری طرح معترف ہونے کے باوجود بعض معاملات میں ان کے نقطۂ نظر یا طرزِ فکر سے اختلاف رکھتے رہے - اس اختلاف کے ہوتے ہوتے دونوں میں غیر معمولی قربت اور ایک دوسرے سے نہایت گہرا تعلق اُس وضعداری کا آئینہ دار ہے جو بدقسمتی سے آج بڑی سرعت کے ساتھ ختم ہو رہی ہے -

میاں افتخار الدین | جناب شورش صاحب کی کتاب "میاں افتخار الدین" میں بھی یہی سوانح نگاری کا یہی انداز نظر آتا ہے - اس کتاب کا معیارِ طباعت و کتابت مطبوعاتِ چٹان لمیٹڈ کے معیار کے عین مطابق ہے - اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے -

---

ترجمان القرآن | مترجم: جناب عبید الحق صاحب - طابع و ناشر: المکتبۃ العلمیہ - ۱۵ لیک روڈ، لاہور -

مولانا عبدالحق مرحوم و مغفور نے قرآن مجید کے ترجمے سے لوگوں کو روشناس کرانے کے لیے جو قابلِ قدر سلسلہ شروع کیا تھا اُن کے لائق فرزند نے اُسے برابر جاری رکھا ہے۔ زیرِ تبصرہ حصّہ ساتویں پارے کا ترجمہ ہے۔ سب سے پہلے ایک ایک لفظ کا الگ الگ ترجمہ درج کیا جاتا ہے اور پھر نیچے اُسے محاورے کی رعایت کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے۔ اگر اس سلسلے کا ذوق اور انہماک سے مطالعہ کیا جائے تو نہ صرف قرآن مجید کے مطالب اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتے ہیں بلکہ عربی زبان سے بھی کسی حد تک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا کرے کہ فاضل مصنف اس مفید سلسلہ کو پابندی کے ساتھ جاری رکھ سکیں۔ یہ حصّہ ۱۵۱ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔

کمیونزم یا اسلام؟ | تالیف: جناب ابوالسّلام نعیم صدّیقی صاحب۔ شائع کردہ: مسلم سوسائٹی ملتان۔ صفحات ۳۲۔ قیمت ۲۵ پیسے۔

جناب نعیم صدیقی صاحب کا یہ قابلِ قدر مقالہ چند ماہ پیشتر اسلامیہ کالج کی ایک تقریب میں پڑھا گیا تھا۔ اس میں بڑے سادہ اور دلنشین انداز میں کمیونزم اور اسلام کا موازنہ کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اشتراکیت میں انسان کے اخلاق اور روح پر کیا گزرتی ہے۔ یہ مقالہ پہلے شائع ہو کر ملک کے سنجیدہ طبقوں سے خراجِ تحسین حاصل کر چکا ہے۔ اب مسلم سوسائٹی ملتان نے اس کی افادیت کے پیشِ نظر اسے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ تبلیغی مقاصد کے لیے خریدنے والوں کو یہ ۱۵ روپے سینکڑہ کے حساب سے مل سکتا ہے۔

اعجازِ نطق حصّہ اوّل | تالیف: جناب ابوسعید حیرت جلالپوری۔ تقسیم کنندہ: تعمیری کتب خانہ، اردو بازار، راولپنڈی۔ صفحات ۲۵۶۔ قیمت لائبریری ایڈیشن چھ روپے۔ خاص ایڈیشن آٹھ روپے۔

جناب ابوسعید حیرت صاحب ایک تجربہ کار معلّم اور سلجھے ہوئے ادیب ہیں۔ انہوں نے سکول کے بچوں کی تقریر کے انعامی مقابلوں کے لیے جو مواد فراہم کیا اُسے بڑے قرینے کے ساتھ قلمبند کر کے قارئین کے سامنے زیرِ تبصرہ کتاب کی صورت میں پیش کر دیا ہے۔ یہ ایک بڑا مفید سلسلہ ہے جو ہر لحاظ سے ستائش کا مستحق ہے۔

معیارِ کتابت وطباعت اچھا ہے۔

(بقیہ اشارات)

ملک میں امنِ عامہ جس تشویشناک رفتار سے غارت ہو رہا ہے اُس سے ملک کی پوری آبادی سخت مضطرب اور پریشان ہے۔ قتل، ڈاکہ، اغوا زندگی کے معمولات بن گئے ہیں اور سماج دشمن عناصر بلاخوف لوگوں کے جان، مال، عزت و آبرو سے کھیلتے پھرتے ہیں اور ان کی کثیر تعداد احتساب اور تعزیر سے بچ نکلتی ہے، اور پھر زیادہ دلیری اور بے خوفی کے ساتھ جرائم کا ارتکاب کرتی ہے۔ اس صورتِ حال نے عوام کا ذہنی سکون برباد کر دیا ہے۔ ہر شخص کو اس بات کا خطرہ لاحق رہتا ہے کہ اُسے کسی وقت بھی ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنایا جا سکتا ہے۔ اُس کی، اس کے خاندان کے کسی فرد کی، بلکہ پورے خاندان کی کسی وقت جان لی جا سکتی ہے۔ کیونکہ انسانی جان کا احترام اب باقی نہیں رہا۔ اس کے ننھے منے لختِ جگر کسی وقت بھی سنگ دل بردہ فروشوں کی سفاکیوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اس کی بہو بیٹی کی کسی وقت بھی آبرو برباد کی جا سکتی ہے۔

معاشرے کے مختلف طبقوں کے درمیان بلاشبہ اختلافات پائے جاتے ہیں مگر اس معاملے میں کسی فرد کو بھی اختلاف نہیں کہ جب تک عوام اپنے جان و مال اور عزت و آبرو کو پوری طرح محفوظ و مامون محسوس نہیں کرتے وہ اپنی قوتوں کو تعمیر و ترقی کے کسی کام پر نہیں لگا سکتے۔ خاندان کے ان بدنصیب افراد کی بدنصیبی کا اندازہ کیجیے جو سماج دشمن عناصر کی ستم رانیوں کا شکار ہو کر اپنے ماں، باپ، بہن، بھائیوں کی محبت اور شفقت سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو گئے ہیں۔ یا اُن والدین اور اُن جگر پاروں کی مظلومیت کا تصور کیجیے جنہیں سفاک بردہ فروش ایک دوسرے سے الگ کر دیتے ہیں، ان ستم کشوں کی حالتِ زار دیکھ کر اور مظلومیت کی داستان سن کر کلیجہ شق ہو جاتا ہے اور ذہن میں یہ سوال اُبھرتا ہے کہ کیا ان بےکسوں کے ان دکھوں کا معاشرے کے پاس کوئی مداوا نہیں؟ کیا انسانیت کے اندر باہمی ہمدردی کے سارے